۷

عبدالرحمان بابا (۱۶۵۳ء-۱۷۱۱ء)

دیکھ جس پر ہے آسرا میرا

اس نظم کی تدریس کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- منظوم اور منثور کلام سے متعلق اشارات اور اہم نکات سن کر ان کے فہم کا تجزیہ کرتے ہوئے رائے دے سکیں۔
- جملے کی ساخت، بناوٹ اور روزمرہ محاورے کے لحاظ سے غلط فقرات / جملوں کی درستی کر سکیں۔
- پڑھے گئے متن کے کسی حصے کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کرتے ہوئے متعلقہ حصے پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ پیش کر سکیں۔
- تراجم کی صورت میں عالمی ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے مختلف ثقافتوں کا اپنی ثقافت سے موازنہ کر سکیں۔
- منتخب اقتباسات (انگریزی سے اردو) کے اصل معنی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے تراجم کر سکیں۔

پڑھیں

دیکھ جس پر ہے آسرا میرا
ہے وہ مختارِ کُل خدا میرا
مدعی جتنے ہیں بزرگی کے
سب کا رہبر ہے رہنما میرا
زیرِ احسان ہے نہ حاجت مند
بے نیازی کا منتہا میرا
جس نے پیدا کیا عدم سے وجود
وہ ہے خلاق دوسرا میرا
ہے وہی صانعِ صنعت کل
ہے وہی سامعِ صدا میرا
ساری اقلیم شش جہات کے بیچ
حکم راں کاتب قضا میرا

www.ilmkidunya.com

اس کو پھر غیر کی نہیں حاجت
ساتھ ہے جس کے آشنا میرا
کیوں اسے دربدر تلاش کروں
دل میں رہتا ہے دل رُبا میرا
بے تغیر ہے بے تبدل ہے
اک وہی صاحبِ بقا میرا

"رحمان بابا" (منظوم ترجمہ: پروفیسر طٰہٰ خان)

عبدالرحمان بابا (۱۶۵۳ء۔۱۷۱۱ء)

پشتو زبان کے عظیم شاعر عبدالرحمان بابا پشاور کے علاقے بہادر کلے میں پیدا ہوئے اور تمام عمر اسی علاقے میں بسر کر دی۔ اپنے اندازِ بیان، موضوعات اور مضامین نے رحمان بابا کو پشتو زبان کا سب سے مقبول اور معتبر شاعر بنا دیا۔ خیبر پختونخوا میں سانس لینے والا شاید ہی کوئی ایسا ذی شعور ہو جسے رحمان بابا سے عقیدت و محبت نہ ہو کیوں کہ پختون انھیں ایک شاعر سے بڑھ کر ایک برگزیدہ ہستی، ایک صوفی منش شخصیت اور ولی اللہ مانتے ہیں۔ دیگر صوفی شعرا کی طرح رحمان بابا بھی خالق اور مخلوق کے درمیان فاصلے پاٹنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور تصوف و عشقِ حقیقی کے مسائل، مضامین اور موضوعات کو سادہ و دل نشیں انداز میں اپنے اشعار میں ڈھالتے ہیں۔ ہر طرح کے موضوعات کے بیان میں رحمان بابا کا لہجہ، اخلاقیات، عشقِ حقیقی، تصوف اور معرفت کے مضامین ہی سے تشکیل پاتا ہے۔ رحمان بابا کا تعلق مومند قبیلے سے تھا، آپ کے والد کا نام عبدالستار تھا۔ الغرض رحمان بابا غوریا خیل مومند اور ایک صوفی شاعر تھے۔ جنھوں نے اپنی ساری زندگی عشقِ الٰہی میں گزاری۔

پروفیسر طٰہٰ خان ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ادبی پہچان کے مختلف پہلو ہیں۔ استاد، براڈکاسٹر، ادیب، دانش ور، شاعر، مترجم، نقاد اور محقق کی حیثیت سے خود کو منوایا۔ طنزیہ و مزاحیہ شاعری بھی پہچان اور شناخت ٹھہری۔ عظیم پشتو شاعر، عبدالرحمٰن بابا کے کلام کو "متاعِ فقیر" کے نام سے ترجمہ کیا۔ حکومتِ پاکستان نے ادبی خدمات کے صلے میں آپ کو 2007ء میں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے بھی نوازا۔ ۲۰۱۳ء میں پروفیسر طٰہٰ خان نے اس دنیائے فانی کو خیرباد کہا۔

(پروفیسر امجد اقبال)

استفادہ "رحمان بابا" (منظوم ترجمہ: پروفیسر طٰہٰ خان)
نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد

مشق

ا۔ رحمان بابا نے اپنی شاعری میں پشتون ثقافت، تہذیب و معاشرت اور روایات اقدار کو بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ تصوف عشقِ حقیقی کے مسائل، مضامین ار موضوعات کو سادہ اور دل نشیں انداز میں ڈھالا ہے۔ رحمان بابا کے درج ذیل اشعار میں موجود اشارات اور اہم نکات کو ایک طالب علم بلند آواز سے دیگر طلبہ ساتھیوں کے سامنے پیش کرے جب کہ باقی طلبہ باری باری ان نکات اور اشارات کے فہم کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی رائے دیں۔

ساری اقلیم شش جہات کے بیچ
حکم راں کاتبِ قضا میرا

اس کو پھر غیر کی نہیں حاجت

ساتھ ہے جس کے آشنا میرا

کیوں اسے دربدر تلاش کروں

دل میں رہتا ہے دل رُبا میرا

۲۔ درج ذیل جملوں کی ساخت، بناوٹ اور روز مرہ محاورے کے لحاظ سے فقرات/جملوں کی درستی کریں۔

یہ منہ اور مونگ کی دال	پانی کا جلا چھاچھ بھی پھونکیں مار کے پیتا ہے۔
گدھے بیچ کر سونا	اونٹ کے منہ میں ناریل
لال سرخ ہونا	مریض نے دوائی کھائی
سوسنار کی دولوہار کی	نیلی سیاہی سے لکھا کرو۔
یہ لڑکی تو آفت کی پرکالہ ہے	آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں

۳۔ رحمان بابا کی شاعری کے پڑھے گئے متن کے درج ذیل اشعار کو دہراتے ہوئے حوالوں اور دلائل کے ساتھ اظہار رائے کریں۔ جب کہ تمام طلبہ باری باری متعلقہ حصے پر جزئیات کے ساتھ تبصرہ بھی پیش کریں۔

دیکھ جس پہ ہے آسرا میرا

ہے وہ مختارِ کُل خدا میرا

مدعی جتنے ہیں بزرگی کے

سب کا رہبر ہے رہنما میرا

زیرِ احسان ہے نہ حاجت مند

بے نیازی کا منتہا میرا

۴۔ رحمان بابا نے اپنی شاعری میں پشتون روایات اور ثقافت کی ترجمانی کی ہے۔ پشتون ثقافت اور روایات شمال مغرب میں موجود ہم سایہ ممالک کی زبان وادب اور تہذیب و ثقافت سے قریب تر ہے۔ استاد محترم /استانی صاحبہ سے درخواست کرکے وسط ایشیائی ممالک میں سے کسی ملک کی لوک کہانیوں کے ترجمے کی کتاب منگوائیں اور ان لوک کہانیوں میں موجود عالمی ثقافت سے واقفیت حاصل کریں اور اس کا موازنہ پشتون تہذیب و ثقافت سے کرنے کی مشق کریں۔

۵۔ فن ترجمہ نگاری

فن ترجمہ نگاری ایک قدیم فن ہے۔ انسان نے جب سے علمی، تہذیبی، ثقافتی، تجارتی اور تاریخی لین دین شروع کیا ہوگا تو اسے ایک دوسرے کی زبانوں کے ترجمے کی ضرورت پڑی ہوگی۔ اس طرح ترجمے کا فن اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان کی سماجی زندگی۔ ایک سماجی گروہ کا دوسرے گروہ سے سماجی رشتہ قائم ہونے پر ایک دوسرے کی بات سمجھنے کے لیے ترجمے کا سہارا لینا پڑا ہوگا۔ ہندوستان میں قدیم عہد سے مغلوں کے عہد تک، ترجمے کی روایت کے نمایاں آثار ملتے ہیں۔ اکبر نے سنسکرت سے شاعری، فلسفہ، ریاضی، الجبرا وغیرہ کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرایا۔ ہندوستان سے باہر بھی یہاں کی کتابوں کے عربی میں تراجم ہوئے۔ خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں "سدھانت" کا عربی ترجمہ ریاضی داں ابراہیم فرازی نے کیا۔

www.ilmkidunya.com

سترھویں صدی عیسوی میں جن لوگوں نے یہاں اردو نثری اور شعری ادب کا آغاز کیا ان کی علمی زبان فارسی تھی۔ اردو ادب کے ابتدائی عہد میں بہت بڑی تعداد میں فارسی، عربی اور سنسکرت سے اردو میں ترجمے کیے گئے۔ اس کے بعد ہندوستان میں انگریزوں کی آمد ہوئی۔ انھوں نے فورٹ ولیم کالج، دہلی کالج میں بے شمار فارسی اور انگریزی کی کتابوں کا اردو ترجمہ کرایا۔ جامعہ عثمانیہ کے دار الترجمہ، سرسید سائنٹیفک سوسائٹی، انجمن پنجاب لاہور، دار المصنفین علی گڑھ نے بھی ترجمے کے سلسلے میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

ترجمے کی اہمیت اس اعتبار سے بھی ہے کہ دیگر اقوام کے علوم وفنون سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ ترجمہ نگاری کی مختلف اقسام ہیں:

علمی ترجمہ   ادبی ترجمہ   صحافتی ترجمہ

اسی طرح ترجمہ نگاری کے تین طریقے ہیں: لفظی ترجمہ   آزاد ترجمہ   معتدل ترجمہ

۶۔ درج ذیل منتخب اقتباسات (انگریزی سے اردو) کے اصل معانی و مفہوم اور مقاصد کو برقرار رکھتے ہوئے ترجمہ کریں۔

i. While trying to adopt to my new surroundings, I also started tenth grade. Turns out that the tiny class rooms I was used to. The teacher barely knew my name and all the other kinds thought I was the quiet foreigner with a brown complexion and was not able to speak their language properly.

ii. "Deosai National Park"- know as "land of the Giants" a backdrop of snow dusted mountains rises from the alpine plateau of Deosai National Park. Easy Spring, the lush valley is swept by wildflowers and rare butterflies, earning the name, "Summer's Palace" by local, who enjoy the wildlife after winter's thaw. This bio diversity hot spot is home to the Tibetan wolf, Himalayan ibex.

سرگرمی

انٹرنیٹ کے ذریعے رحمان بابا کے مزار کے حوالے سے معلومات اور مختلف تصاویر اکٹھی کریں اور ان پر مشتمل مختصر سا تعارفی کتابچہ تیار کریں اور لائبریری میں رکھوائیں تاکہ دوسرے طلبہ بھی اس طرح کے کاموں کی تحریک حاصل کر سکیں۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

طلبہ کو پشتون ثقافت روایات و اقدار کے پس منظر میں، رحمان بابا کے کلام میں موجود مختلف افکار و خیالات سے آگاہ کریں تاکہ وہ کلام سے متعلق اشارات اور نکات تُن کران کے فہم کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنی رائے دے سکیں۔

طلبہ کے لیے شعبہ انگریزی کے اُستاد کے ایک لیکچر کا بندوبست کریں جس میں وہ Jonathan Swift کے مشہور ناول Gulliver's Travels کے حوالے سے مغربی تہذیب، تاریخ اور روایات و اقدار پر روشنی ڈالیں تاکہ طلبہ عالمی ادب سے واقفیت حاصل کرتے ہوئے مختلف ثقافتوں کا اپنی ثقافت سے موازنہ کر سکیں۔